© rasailojaraid.com

وہ ایک مومن جو لطف احمد کی برکتوں سے قمر بنا تھا

فضا کے سینے پہ خونی کرگس کے تیز پنجے مچل رہے ہیں
چراغ علم و عمل کی لو سے دھوئیں کے بادل اُبل رہے ہیں
کہ آج احرار کا نگہباں جو تخت عملی پہ تھا فروزاں!
حیات فانی سے ہو کے گریاں سدھارا سوئے جہانِ یزداں
وہ ایک عالم جسے جہاں نے خراج تحسیں ادا کیا تھا

وہ ایک مومن جو لطفِ احمد کی برکتوں سے قمر بنا تھا
وہ ایک رہبر کہ جس کی نظروں میں ساری دنیا تھی کوزہ گِل
وہ اک معلم کہ جس کے صدقے میں رہنوردوں نے پائی منزل
وہ اک مفسر دلوں سے جس نے نکالے شبہاتِ نود میدا
وہ اک مقرر کہ جس کے طرزِ بیاں میں شعلوں کا سوز پیدا
اسی چراغ سحر بہ پہلو کے غم میں عالم یہ رو رہا ہے!
مگر وہ ہادیِ فضا سے بجھ کر زمیں کے پہلو میں سو رہا ہے

فانی مراد آبادی

© rasailojaraid.com